بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ / بدھ ۲۸ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۷ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۷ ستمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھکر ہے

اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے

" اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جسقدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو کہ اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمّہ غمّہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے "

(برکات الدعا صفحہ ۱۵-۱۴)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۷ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے)

دائیں کندھے میں بہت درد ہے جس کی وجہ سے ساری رات بے خوابی رہی۔ پیشاب میں بھی کچھ رکاوٹ ہے بلڈ پریشر بڑھا ہوا ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے شعائر اللہ بابرکت وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے آمین

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بریڈفورڈ (انگلستان) میں رمضان المبارک

مکرم سعید احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بریڈفورڈ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

" یوں تو بریڈفورڈ کے مشن ہاؤس میں خدا کے فضل سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی تربیتی پروگرام ہوتا رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر جبینِ نیاز اس عمارت کے فرش کو بوسے دیتی ہے۔ لیکن جولائی کے دوران خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے خاص نظارے دکھائی دیئے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو دیکھتے ہوئے ہر بچہ، بڑا، مرد عورت اس کے حضور سجدہ ریز نظر آئے اور اس کی حمد کے ترانے گاتے رہے۔

رمضان المبارک کا آخری عشرہ جولائی کے شروع میں تھا۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی اعتکاف کیا اور خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔"

مکرم سعید احمد صاحب مزید لکھتے ہیں:۔

" رمضان المبارک میں قرآن مجید کا درس مرکزی مبلغ مکرم عبدالحفیظ صاحب دیتے رہے ۲۹ رمضان المبارک کو اجتماعی دعا ہوئی جس میں اسلام اور احمدیت کی ترقی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور آپ کے مشن کی تکمیل اور خدا تعالیٰ سے آپ کی تائید کے لئے اور مبلغین سلسلہ کے لئے دعائیں کی گئیں۔

عید آئی تو ہر چھوٹا بڑا مسرور اور شاداں نظر آتا تھا گویا رمضان المبارک کی برکتوں سے اس نے جھولیاں بھر لی ہوں۔

رمضان المبارک میں افطاری کا انتظام اپنے برادرزاد جناب اللہ دتا صاحب بٹ کے خاندان کی جانب سے کیا جاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہر فرد حضور ایدہ اللہ کی تحریک کے مطابق داعی الی اللہ بننے کیلئے کوشاں ہے۔"

سعید احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

" بریڈفورڈ میں خدام کے اجتماع کے دوران بریڈفورڈ کے لارڈ میئر نے مشن ہاؤس میں جب پوسٹر پر لکھی یہ عبارت دیوار پر چسپاں دیکھی:۔

"LOVE FOR ALL
HATRED FOR
NONE"

تو کہا کاش ساری دنیا اس پر عمل کرے تو یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب اسلام اور احمدیت کی امن و سلامتی کی تعلیم کی بدولت یہ دنیا جنتِ ارضی بن جائے گی۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہوگی کہ مسیح کے زمانہ میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے اور مذہبی اختلافات کا مسئلہ دلائل اور روحانی قوت سے ہوگا اور یہ اعتراض ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔"

(وکالت تبشیر)

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی (حدیث النبی)

۵۲۵۴ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل ربوہ۔ قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۷ تبوک ۱۳۶۲ ہش

دُنیا اور اس کی زینتوں سے استفادہ کا صحیح طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو باتوں پر بہت زور دیا ہے ایک یہ کہ دنیا اور اس کی زینتیں فانی ہیں دوسرے یہ کہ اگلے جہان کی زندگی اور اس کی خوشحالی کبھی ختم نہ ہوگی بلکہ وہ ہمیشہ چلتی چلی جائے گی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس دنیا اور اس کی زینتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝

(الکہف آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ اس زمین پر موجود ہے اسے ہم یقیناً ایک دن مٹا کر ویران سطح بنا دیں گے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ آخرت کی دائمی اور کبھی نہ ختم ہونے والی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ (الاعلیٰ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ آخرت (کی زندگی اس دنیوی زندگی سے) کہیں بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔

لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ جہاں یہ دنیا اور اس کی زینتیں اور وہ زندگی جو انسان اس دنیا میں گزارتا ہے فانی ہے وہاں ایک چیز ایسی بھی ہے جو فنا نہیں ہوتی بلکہ وہ انسان کے ساتھ ہی اگلے جہان میں جاتی اور وہاں بھی اس کے کام آتی ہے وہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝

(الکہف آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ مال اور بیٹے اس دنیوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک اور مناسب حال اعمال (جو ان چیزوں سے استفادہ کے ذریعہ) کئے جائیں تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں اور (نیک انجام کی) امید کے لحاظ سے بھی بہتر ہیں۔

فانی دنیا کی فانی زندگی کے پیش نظر اور اس امر کے پیش نظر کہ اگلے جہان کی زندگی دائمی ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی اور وہاں صرف نیک اعمال ہی کام آئیں گے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ اس دنیا اور اس کی زینتوں سے دل لگا کر انہی کے نہ ہو رہیں بلکہ دنیا اور اس کی زینتوں سے اس حد تک اور اس رنگ میں فائدہ اٹھائیں کہ بڑھ چڑھ کر نیک اعمال بجا لا سکیں تاکہ وہ نیک اور مناسب حال اعمال اگلے جہان کی دائمی زندگی میں ان کے کام آئیں یعنی وہاں کی دائمی خوشحالی کا انہیں وارث قرار دیا جائے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا اور اس کی زینتوں کو آزمائش کا ذریعہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (الکہف آیت ۸)

ترجمہ:۔ جو کچھ روئے زمین پر موجود ہے اسے یقیناً ہم نے اس کی زینت کا موجب بنایا ہے تاکہ ہم ان (یعنی بنی نوع انسان) کا امتحان لیں کہ ان میں سے سب سے اچھے اعمال کون بجا لاتا ہے۔

دنیا اور اس کی زینتوں کو اللہ تعالیٰ نے امتحان اور آزمائش کا ذریعہ ان معنوں میں قرار دیا ہے کہ انسان نہ تو دنیا اور اس کی زینتوں میں غرق ہو کر خدا اور اس کے دین سے یکسر غافل ہو جائے اور سراسر بے قید زندگی گزار کر اپنی عاقبت خراب کرے۔ اور نہ دنیا اور اس کی زینتوں سے یکسر کنارہ کش ہو کر اور انہیں اپنے لئے حرام قرار دے کر معاشرتی زندگی کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرے بلکہ منشائے خداوندی یہ ہے کہ انسان دنیا اور اس کی زینتوں سے اس حد تک اور اس رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ بہتر سے بہتر رنگ میں اعمال صالحہ بجا لا کر آخرت کی دائمی خوشحالی کا وارث قرار پا سکے اسی لئے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا اور اس کی زینتوں اور آسائشوں سے دل نہ لگانے کی تلقین کے باوجود فرمایا ہے:۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

(الاعراف آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے اللہ کی اس زینت کو جسے اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالا ہے کس نے حرام کیا ہے۔ اسی طرح رزق میں سے بھی پاکیزہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے تو کہہ دے کہ فی الاصل یہ تو اس دنیا میں بھی مومنوں کے لئے ہیں اور قیامت کے دن بھی خالصۃً ان کے لئے ہی ہونگی۔ اسی طرح ہم اپنے نشانات کو علم والے لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کی زینتوں سے استفادہ حرام نہیں ہے البتہ ان سے غلط رنگ میں استفادہ حرام قرار دیا گیا ہے اور وہ غلط استفادہ یہ ہے کہ انسان ان زینتوں کا ہی ہو رہے اور انہیں خدا کا درجہ دے کر فواحش کی راہ پر چل نکلے اسی لئے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(الاعراف آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے میرے رب نے صرف برے اعمال کو خواہ ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے اور گناہ کو اور بغیر حق کے سرکشی کو حرام کیا ہے اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسے وجود کو جس کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری شریک قرار دو اور اس بات کو بھی (حرام قرار دیا ہے) کہ تم اللہ پر ایسے جھوٹے الزام لگاؤ جن کا تمہیں کوئی علم نہیں۔

پس دنیا اور اس کی زینتوں سے استفادہ حرام نہیں ہے بلکہ یہ پیدا ہی انسانوں کے لئے کی گئی ہیں لیکن ضروری ہے کہ مومن ان سے اس حد تک اور اس رنگ میں استفادہ کریں کہ انہیں باقی اور قائم رہنے والے اعمال صالحہ بجا لانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انسان ان سے استفادہ کے دوران دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور دنیا کو کبھی دین پر غالب نہ آنے دے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بطور خاص یہ نصیحت فرمائی ہے:۔

وَلَا تَقْصِدُوْهَا قَصْدَ مُشِيْمٍ فَارِغٍ مِّنَ الْمَزِيْدِ ۔

وَلَا تَجْعَلُوْهَا اِلَّا كَخَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ الْمِلَّةِ

(باقی دیکھیں صفحہ 5 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک حیرت انگیز انکشاف" سے اقتباس:

کتاب "احکامِ اسلام عقل کی نظر میں"

مصنفہ جناب اشرف علی تھانوی کے بارہ میں

ایک غیر از جماعت دوست کا مکتوب گرامی محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے نام:

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت کا ایک مضمون الفضل ۵۔۷ مئی ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا تھا جس میں کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" مصنفہ جناب اشرف علی تھانوی صاحب کے بارے میں یہ بتایا گیا تھا کہ اس میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سے متعدد اقتباسات بغیر حوالہ دیئے نقل کئے گئے ہیں۔ اس مضمون کی اشاعت پر ماہنامہ "الرشید" ساہیوال میں مکرم مولوی خالد محمود صاحب نے مولانا دوست محمد صاحب کے مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی۔ "الفضل" اور ماہنامہ "الرشید" کا مضمون پڑھ کر ایک غیر از جماعت دوست مکرم جمیل احمد عدیل صاحب نے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے نام جو خط لکھا وہ مولانا محترم نے اپنی کتاب "ایک حیرت انگیز انکشاف" میں شائع کر دیا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۵ تا ۴۰ کے حوالے سے یہ دلچسپ خط قارئین کی خدمت میں پیش ہے:۔

(ادارہ)

ایک غیر از جماعت مبصر کا مکتوب گرامی مقالہ نویس کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزت مآب صاحب الفضیلۃ لائق صد احترام مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔

السلام علیکم!

۵ اور ۷ مئی ۱۹۸۳ء کے "الفضل" میں آپ کی تحقیق بے نظیر دیکھنے کا موقعہ ملا جو یقیناً چونکا دینے والی بات تھی۔ اس سلسلے میں جوابی کاروائی کے طور پر "ماہنامہ الرشید ساہیوال" میں مولوی خالد محمود صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں تین اہم دلائل دیئے گئے ہیں۔

۱۔ ان کا پہلا دعویٰ یہ ہے کہ یہ کہیں سے ثابت نہیں کہ خود مولانا تھانوی صاحب نے مرزا صاحب کی کتب سے سرقہ کیا ہے۔

۲۔ ایک اور مصنف جس نے مرزا صاحب سے سرقہ کیا ہو ان سے مولانا نے وہ مضامین لئے ہوں۔

۳۔ ایک اور مصنف جس سے مرزا صاحب نے مضامین لئے ہوں اس سے مولانا اشرف علی صاحب نے بھی لئے ہوں۔

(۱) جہاں تک مولوی خالد محمود صاحب کی پہلی دلیل کا تعلق ہے کہ یہ کہیں سے ثابت نہیں ہوتا کہ خود مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتب سے براہ راست یہ مضامین لئے ہیں بالکل بے وزن دلیل ہے کیونکہ وہ اسی مضمون میں یہ اعتراف کر بھی چکے ہیں کہ حضرت تھانوی چاہتے تو اس مؤلف پر سرقہ کا الزام بھی لگا سکتے تھے لیکن اونچے درجہ کے بزرگ ان باتوں میں پڑنا مناسب نہیں سمجھتے اگر وہ ایسا کرتے تو پھر بہت ممکن ہے کہ یہ بات نکلتی کہ مرزا غلام احمد نے احکام اسلام کے مصالح عقلیہ اصولاً جن کتابوں سے لئے ہیں اس نے ان کتابوں کا حوالہ کیوں نہیں دیا؟ آخر کیوں؟ کیا یہ سب باتیں مرزا غلام احمد کی طبع زاد ہیں یا اس نے بھی (بھی قابل غور ہے۔ ناقل) ہمارے اکابر سے ہی لی ہیں؟" (ماہنامہ الرشید ص۲۷)۔

اس عبارت سے تو اظہر من الشمس کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب کو یہ معلوم تھا کہ یہ عبارات مرزا صاحب کی کتب میں موجود ہیں۔ چونکہ "احکام اسلام" کے مقدمہ میں وہ اس بات کی کھلی تائید کر رہے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں "چنانچہ اس وقت بھی ایک ایسی ہی کتاب جس کو کسی صاحب قلم نے لکھا ہے مگر علم و عمل کی کمی کے سبب تمام تر رطب و یابس و غث و سمین سے پُر ہے ایک دوست کی بھیجی ہوئی میرے پاس دیکھنے کی غرض سے آئی ہوئی رکھی ہے .... احقر نے غایت بے تعصبی سے اس میں بہت سے مضامین کتاب مذکورہ بالا سے بھی جو کہ موصوف بصحت لئے ہیں" سے مکمل طور پر اندازہ ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص جس کی کتاب سے مولانا نے مضامین لئے ہیں یقیناً ان کے نزدیک وہ مرزا صاحب ہی تھے کیونکہ جو مستعار عبارت ان کی کتاب کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ وہ کسی اور کتاب میں (سوائے مرزا صاحب کی کتب کے) تو بہرحال موجود نہیں۔ اس لئے لاریب اس امر میں تو شک کی گنجائش نہیں کہ مولانا اشرف علی صاحب نے مرزا صاحب کی تصنیفات سے کسب فیض کیا ہے اور مولانا خالد محمود صاحب کا یہ دعویٰ "لیکن یہ بات ہے کہ حضرت تھانوی نے یہ مضامین مرزا صاحب کی کتابوں سے لئے ہیں کسی طرح لائق پذیرائی نہیں" بالکل بے جان ہو کر رہ جاتا ہے۔

(۲) فاضل مضمون نگار کی دوسری قیاسی دلیل کہ "یہ بھی ممکن ہے کہ اس مصنف نے مرزا صاحب کی کتابوں سے یہ مضامین حوالہ دیئے بغیر لئے ہیں اور احکام اسلام کے موافق عقل ہونے پر اپنے خیالات سے اور مرزا صاحب کے اقتباسات سے ایک نئی کتاب مرتب کر دی ہو اور پھر حضرت تھانوی نے اس کتاب سے یہ مضامین اپنی تالیف میں لے لئے ہوں" (ماہنامہ الرشید ص۲۵) یہ تو بازو گھما کر ناک پکڑنے والی بات ہے۔

(۳) تیسری "دلیل" جو مولوی خالد محمود صاحب نے دی ہے اس کی بنیاد کچھ اس طرح بنائی ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف بے بدل میں یہ مضامین موجود ہیں (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بھی اپنی کتاب کے مقدمے میں اسی خیال کی تائید ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "اس مبحث میں ہمارے زمانے سے کسی قدر پہلے زمانہ میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ لکھ چکے ہیں اور بہت زیادہ حصہ ان مضامین کا حجۃ البالغہ سے ماخوذ تھا جیسا کہ بعد اخذ کہ حجۃ اللہ البالغہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا" ص۱۵) اسی سے مرزا غلام احمد صاحب نے مضامین لئے ہوں اور اسی سے مولانا اشرف علی صاحب نے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس بھی محض قیاس ہی ہے کیونکہ فاضل مضمون نگار اپنے اس دعویٰ کی تائید میں بھی کوئی دلیل نہ پیش کر سکے کہ حجۃ اللہ البالغہ کی فلاں عبارت مرزا صاحب نے بلا حوالہ اپنی کتاب میں درج کی ہے اس لئے مولوی خالد محمود صاحب کی یہ دلیل بھی متاثر نہ کر سکی۔ اس سلسلہ میں دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اشرف علی صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ اس کتاب کی تصنیف تک تو دیکھا ہی نہیں تھا۔ کیونکہ وہ "احکام اسلام" کے مقدمہ میں "حجۃ البالغہ" کے بارے میں لکھتے ہیں۔ "اس مبحث میں ہمارے زمانہ سے کسی قدر پہلے زمانہ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب "حجۃ اللہ البالغہ" لکھ چکے ہیں۔ سنا ہے کہ ترجمہ اس کا بھی ہو چکا ہے۔ (خط کشیدہ جملے سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ اشرف علی صاحب محض سنی سنائی بات کر رہے ہیں یہ نہیں کہہ رہے کہ میں نے وہ ترجمہ دیکھا ہے اور اس میں بھی وہی عبارات بعینہٖ موجود ہیں جو میں "رطب و یابس" سے پُر کتاب سے لے رہا ہوں۔

جناب خالد محمود صاحب کا یہ مضمون پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان کے دلائل بے وزن تھے اور وہ ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکے کہ مولانا اشرف علی صاحب نے یہ عبارات مرزا غلام احمد صاحب کی کتب کی بجائے فلاں فلاں کتب سے لی ہیں۔ لاریب اس میں کوئی کلام نہیں کہ مولانا اشرف علی صاحب نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سے اکتساب فیض کیا ہے کیونکہ بہرحال "احکام اسلام" کے ورق ورق پر مرزا غلام احمد صاحب کی عبارات موجود ہیں۔ ایک اور الزام جو کہ آپ پر لگایا گیا ہے جس میں مولوی خالد محمود صاحب نے ..... یہ ظاہر کیا ہے کہ آپ نے "احکام اسلام" کے مقدمے کی تحریر کو جان بوجھ کر چھپایا ہے جس میں تھانوی صاحب نے کسی مصنف کی کسی تصنیف سے استفادہ کرنے کا اقرار کیا ہے حالانکہ آپ کا یہ اعتراض تو شروع سے تھا ہی نہیں کیونکہ "الفضل" کے مذکورہ مقالے میں یہ جملہ "مولانا اشرف علی صاحب نے کہیں بھول کر بھی ان کے متعلق ساری کتاب میں ذکر نہیں فرمایا کہ یہ کسی مصنف کی تصنیف سے لئے ہیں"! (الرشید ص۲۵) موجود نہیں۔ ہاں البتہ اس مقالے کی تلخیص ۲۱ مئی کو "لاہور" رسالے میں شائع ہوئی تھی مگر اس میں بھی یہ جملہ اس طرح موجود نہیں بلکہ تھوڑے سے لفظی تغیر کے ساتھ ص۲۵ "لاہور" ص۴ میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے "اور کہیں بھول کر بھی ان کے متعلق ساری کتاب میں ذکر نہیں فرمایا کہ یہ کس مصنف کی کس تصنیف سے لئے ہیں"۔ لفظ کس کو کسی میں تبدیل کر دینے سے مفہوم بکلی تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ لفظ "کس مصنف" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ محقق کو اس بات کا علم ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب "کسی مصنف" سے اکتساب فیض کا اقرار کر چکے ہیں۔ آپ کا سوال بالکل بجا ہے کہ اس مصنف اور اس کی تصنیف کا نام بتایا جائے اور واقعتاً آپ کے مقالے میں اصل سوال بھی یہی تھا کہ مولانا اشرف علی صاحب نے اس مصنف اور اس کی تصنیف کا نام ظاہر نہ کرنے سے کیوں گریز کیا؟

آخریہ:۔

آپ کی اس مایہ ناز تحریر سے .....

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پابندیٔ نظام

مکرمہ امۃ النور صاحبہ ایم اے اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ

کائناتِ عالم پہ ایک طائرانہ نگاہ دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک مظہرِ قدرت میں سلسلۂ نظم و ضبط جاری و ساری ہے۔ زمین ہو یا آسمان۔ آفتاب ہو یا ماہتاب۔ ستارے ہوں یا سیارے۔ ہر ایک تخلیق خداوندی میں قانون اور نظم و ربط کی پابندی کا تماشہ ہماری توجہ اپنی طرف مرکوز کر لیتا ہے۔ اگر ایک لحظہ کے لئے زمین یا چاند یا سورج یا اسی قسم کے ستارے و سیارے قدرت کی طرف سے مقرر کردہ نظام سے قدم باہر نکالیں تو اس عالمِ آب و گِل میں ایک قیامت بپا ہو جائے۔ ایک ایک چیز زیر و زبر ہو جائے اور عالمین کے عالمین لاکھوں یا کروڑوں میل نہیں بلکہ اربوں اور کھربوں میل کی دُوری اور فاصلہ پر جا گریں۔

دنیا کے ایک ایک نظام میں پابندی لازم سمجھی جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک میں موٹر بائیں ہاتھ کی بجائے دائیں ہاتھ کو چلانا شروع کر دیں تو نہ صرف ہم بلکہ کئی جانیں ہلاکت میں جا گریں گی۔ اگر ہم پیراکی سیکھے بغیر دریا میں کود پڑیں تو انجام سب پہ ہویدا ہے۔ ان سب مثالوں کا ماحصل یہ ہے کہ نظام کی پابندی خواہ دنیوی لحاظ سے ہو یا دینی اعتبار سے بہر حال مفید اور بابرکت ہوتی ہے اور جو لوگ منظم زندگی کو تج دیں اور نظام سے انحراف کریں ان کا مستقبل ویران۔ زندگی تاریک اور عاقبت خراب ہو جاتی ہے۔

اسلام ہمیں ابتدا سے ہی نظام کی پابندی کی تعلیم دیتا ہے۔ نظام کی پابندی سے اجتماعیت قوت اور اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ ایک متفرق بھیڑ کی کچھ بھی وقعت نہیں ہوتی لیکن ایک منظم گروہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اپنی قوت کا سکہ منوا لیتا ہے۔

مسلمانوں میں اتحاد، تنظیم اور یگانگت پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایسی تعلیمات دی ہیں کہ آج ۹۰ کروڑ مسلمانوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو ان بنیادی امور میں اختلاف رکھتا ہو۔ مثلاً توحید باری تعالیٰ۔ رسالتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آخرت پر ایمان۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا پیغام اور آخری شریعت سمجھنا۔ نمازیں پڑھنا۔ روزے رکھنا۔ حج کی ادائیگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی۔ ملائکہ پر ایمان وغیرہ۔ ہمارے لئے یہ بنیادی تعلیمات ایسی آسان فہم اور تفصیل سے بیان کی گئی ہیں کہ ان میں اختلاف کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی اس کے برعکس دیگر مذاہب میں ایک نظام کا وجود باقی نہیں رہا۔ بنیادی عقائد میں اختلافات کی وسیع خلیج حائل ہے۔ مثلاً عیسائیت کے بنیادی عقیدے کفارہ، تثلیث، مسیح کی صلیب پر وفات وغیرہ ہیں۔ عیسائیوں کے بیسیوں فرقے سرے سے ان پر ایمان ہی نہیں لاتے۔ یونیٹیرین اور جیہوواہ وٹنس، تثلیث کو ایک بے ہودہ تعلیم سمجھتے ہیں۔ کفارہ کے عقیدہ پر آج عیسائیت کی ایک قابلِ ذکر تعداد کا ہرگز ایمان نہیں۔ گویا ایک نظام کی پابندی کا تصور اور امکان صرف اور صرف اسلام میں ہے نہ کہ عیسائیت اور دیگر مذاہب میں۔

اللہ۔ رسول ؐ اور اپنے حکمرانوں اور افسروں اور ملکی قوانین کی پابندی ہمارا فرض ہے اور ہم ان کی مخالفت میں جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی ترقیاں حاصل نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ"

اسی طرح ایک نظام اور شریعت کی پابندی سے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا"

ہمارے سید و مولیٰ حضرت فخرِ موجودات، سرورِ کائنات سیّد ولدِ آدم۔ شاہ لولاک۔ سیدی مکی و مدنی۔ محمد مصطفےٰ۔ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے پابندیٔ نظام کی طرف اپنے قول اور فعل سے بار بار صحابہ کرامؓ کو توجہ دلائی۔ آپ کی یہ زبردست خواہش ہوتی تھی کہ نظام کی ہمیشہ پابندی کی جائے۔ جو قانون ہو۔ جو پیمان ہو۔ جو عہد ہو جو وعدہ ہو اس کی ضرور بالضرور پابندی کی جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا واقعہ ہے۔ ایک شخص آپ کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔ اثنائے گفتگو معروض ہوا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ کیا آپ یہاں انتظار فرمائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں میں اسی جگہ کھڑا رہوں گا اور انتظار کروں گا۔ وہ شخص اپنے کاروبار ہستی میں ایسا مصروف و منہمک ہوا کہ اسے اپنا وعدہ بھول گیا لیکن ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدہ کی پابندی میں گھنٹوں اور پہروں اس کا انتظار فرماتے رہے اور وہاں سے نہیں ٹلے تا آنکہ وہ شخص آپ کے پاس حاضر نہ ہوا۔

ایک بار فرمایا:۔

"مَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ"۔

کہ جو شخص میرے امیر یا مقرر کردہ انچارج یا حاکم کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے۔

اور فرمایا:۔ جو شخص میرے امیر کی نافرمانی کرتا ہے وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔

ایک بار فرمایا کہ اگر تم پر کسی حبشی غلام کو سردار مقرر کر دیا جائے جس کا سر منقہ کے دانے کے برابر ہو تو بھی تم پر فرض ہے کہ اس کی اطاعت و فرماں برداری میں کمی نہ آنے دو۔

اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ اطاعت و فرمانبرداری کی وہ مثال قائم کی جو پہلے بھی بے نظیر تھی اور آج بھی بے نظیر ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نظام جماعت کی پابندی بھی احمدیوں کو انہی برکات کا وارث ٹھہراتی ہے جو صحابہ کرامؓ کو ملیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو اپنے نظام کی وجہ سے ساری جماعتوں اور گروہوں میں ممتاز ہو گئی اسی نظام اور اتحاد کی پیشگوئی خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ مہدی موعود اور مسیح موعودؑ کی آمد اور اس کے متبعین کے بارہ میں صحابہ کرامؓ کے ایک استفسار پر فرمایا:۔

"اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ"

کہ مسیح موعودؑ کے ماننے والے ایک جماعت میں ہوں گے۔ ایک متحد جمعیت ہوں گے۔ ان کا نظام اور اجتماعیت اور باہم اتحاد اور اطاعت و فرمانبرداری ان کا امتیازی نشان ہے۔

یہ اظہارِ حقیقت ہے کہ آج یہ اتحاد اور نظام اور اجتماعیتِ خلافت کے ذریعہ قائم و دائم ہیں۔

خلیفہ وقت کا ایک اشارہ ہوتا ہے اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں بسنے والی احمدی روحیں بے تابانہ اور والہانہ انداز میں اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ گویا ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک ایسے لشکرِ جرار کی قیادت فرما رہے ہیں جو مشرق و مغرب میں حضور کے ایک اشارہ پر اُٹھتا اور ایک اشارہ پر بیٹھتا ہے۔ یہ فدائی جماعت اور الٰہی گروہ واقعی سعید روحوں پر مشتمل ہے اور کیوں نہ ہو۔ ان کا وجود ہمارے سید و مولاؐ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔

ہمارے سلسلہ کے نظام اور احمدیوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی اپنے ہی نہیں غیر بھی مدح سرائی کرتے ہیں۔ ہم اس نظام کی پابندی کی وجہ سے ساری دنیا میں کامیاب تبلیغ کا جال بچھا رہے ہیں اور اقصائے عالم میں توحید کے ترانے گائے جا رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجا جا رہا ہے۔ سلسلہ کی ساری تحریکیں اسی نظام کی برکت سے ساری دنیا میں آناً فاناً پہنچائی جاتی ہیں اور احمدی ان پر فوری عمل کر کے سعادتِ دارین حاصل کر رہے ہیں۔

آج جماعت احمدیہ پہ جو اللہ تعالیٰ کی تائید کا خاص ہاتھ نظر آتا ہے۔ ظاہری اعتبار سے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ایک نظام کی ایک منظم جماعت دل و جان سے اطاعت کر رہی ہے۔ ہمیں اسی کی بدولت دین و دنیا میں ترقیات مل رہی ہیں اور آئندہ بھی ملیں گی۔ آج نظامِ جماعت یا خلافت ہماری ترقیات کا واحد سہارا ہے۔ پس ہمیں اپنے سارے دل اور ساری روح اور ساری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس کی پابندی کرنی چاہیئے ؎ یہی سچ ہے کہ شمعِ دل خلافت سے ہے نورانی
یہی ہے رمزِ قرآنی۔ یہی رازِ جہانبانی۔"

○

بقیہ: حیرت انگیز انکشاف

دیوبندی مکتبہ فکر میں زلزلہ آ گیا ہے ماہنامہ "الرشید" میں مولوی خالد محمود صاحب دیوبندی کی تحریر عُذرِ گناہ بدتر از گناہ کی واضح مثال ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی اس مایہ ناز تحقیق پر خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین ..... خاکسار

جمیل احمد عدیل ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور

قائدین/ناظمین اضلاع توجہ فرمائیں!

براہ کرم اپنی زیر قیادت مجالس اطفال کا جائزہ لیں کہ انہوں نے ۸۳-۸۲ء کی تجنید کی تیاری کا کام شروع کر دیا ہے۔

(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالسِ انصار اللہ تجاویز شوریٰ ۲۰ ستمبر تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں

صدر
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب کی یاد میں

مکرم محمد اسحاق صاحب صدر حلقہ پرانی انارکلی لاہور

● عاجز حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کو اس وقت سے جانتا ہے جبکہ آپ ناظر اصلاح وارشاد مقرر ہوئے مولانا ایک بار لاہور تشریف لائے۔

ایک دن یہ عاجز ان کو رکشہ میں بٹھا کر گنپت روڈ پر چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم کی دوکان پر چھوڑنے گیا۔ انہوں نے اپنے زمانہ تعیناتی بطور مربی لکھنؤ (ہندوستان) کا واقعہ سنایا فرمانے لگے کہ "میں نیا نیا مربی وہاں تعینات ہوا تھا مجھے پتہ چلا کہ وہاں کے ایک احمدی کو تھانے والے پکڑ کر لے گئے ہیں۔ میں نے تھانہ میں جا کر احمدی کو موجود پایا۔ میں چونکا بھی اس کا واقف نہ تھا۔ میں سیدھا ڈی ایس پی انچارج تھانہ جو کہ ایک یہودی تھا، اس کو ملا اور میں نے کہا کہ یہ آدمی میری بھیڑ ہے اور میں اس کا چرواہا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی تربیت نہ کر سکا۔ ورنہ احمدی کا کیا کام کہ تھانہ میں آئے ڈی ایس پی کو میں نے جب اپنا تعارف کروایا تو انہوں نے اس احمدی کو چھوڑ دیا اور مجھے دفتر میں بٹھا لیا اور احمدیت کے متعلق باتیں شروع ہو گئیں۔ ڈی ایس پی کو میں نے کہا کہ ہمارے ہاں جو تبلیغ کا کام کرتے ہیں ان کو مربی کہتے ہیں حضرت مولانا نے بتایا کہ میں نے ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو ڈی ایس پی صاحب نے کہا کہ اگر قرآن کریم سے حضرت مریم اور حضرت عیسٰی کی پیدائش کا واقعہ (جو کہ بقول ڈی ایس پی صاحب درست نہیں) نکال دیا جائے تو احمدی ہونے کو تیار ہوں۔ میں نے کہا کہ قرآن کریم ایک روحانی کتاب ہے اس کی عبارت میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس واقع کے بیان کا مقصد یہ تھا کہ مولانا مرحوم کہیں بھی تبلیغ کرنے سے نہ رہتے تھے اور یہی ایک اچھے مبلغ کی صفت ہے۔ عاجز جب بھی مرکز میں آتا ہمیشہ ہی ان کی شفقت سے وافر حصہ پاتا چند سال سے یہ عاجز جلسہ سالانہ پر ان کے مہمانوں کے لیے ایک خاص تحفہ لاہور سے لے جا کر پیش کرتا اور وہ قبول کر لیتے۔ عاجز کو بہت دعائیں دیتے اور خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ اس سال جلسہ سالانہ سے چند یوم پہلے ایک خواب دیکھا کہ مولانا صاحب فرما رہے ہیں کہ تمہارا تحفہ نہیں آیا۔ چنانچہ اس خواب کی بناء پر عاجز جلسہ سالانہ سے آٹھ دس دن پہلے حضرت مولانا صاحب کا تحفہ مع ایک ایک دو اور بزرگوں کے تحفہ کے لے کر حاضر خدمت ہوا۔ اور کچھ حصہ میں نے حضرت مولانا صاحب اور دوسرے بزرگوں کے علاوہ رکھ لیا۔ کہ حضرت مولانا کے گھر سے پہلے جو مربی یا بزرگ پہلے ملے گا اس کو یہ حصہ دوں گا۔ چنانچہ میں جب حضرت مولانا کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ تو مکرم شیخ صاحب جو کہ مسجد مبارک کے خادم ہیں وہ سامنے سے آتے ہوئے ملے۔ اور وہ حصہ ان کو دیا اور حضرت مولانا کو ان کا حصہ اور ساتھ یہ سارا واقعہ سنایا مولانا موصوف بہت خوش ہوئے اور حسب سابق مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ مجھ سے بہت شفقت کرتے تھے اور بہت سی ذاتی باتیں عاجز کے ساتھ کر لیتے۔ ایک دوسرے موقع پر آپ بتایا کہ وہ فیروزپور میں تعینات تھا کہ ان کے خسر کو نمونیہ کی تکلیف ہو گئی۔ علاج کیا گیا۔ آخر کار میو ہسپتال لاہور والوں نے لاعلاج قرار دے دیا اور حضرت مولانا صاحب ان کو اپنے گھر فیروزپور لے آئے۔ آپ ان کو گھر چھوڑ کر پریشانی کی حالت میں باہر نکلے تو ان کے دروازہ کے پاس ہندو پنساری کی دوکان تھی۔ انہوں نے جب مولانا صاحب کو پریشان حالت میں دیکھا تو اس نے مولانا صاحب سے سبب دریافت کیا۔ پنساری نے واقعہ سننے کے بعد کہا کہ "میاں تم تو تاریخ اسلام سے ناواقف ہو عرب جنگجو قوم تھی وہ زخم لگاتے بھی تھے اور لگواتے بھی تھے۔ وہاں کوئی میو ہسپتال کی برانچ تھی۔ آپ غلہ منڈی میں جا کر اونٹ کے بال لائیں ان کو جلا کر کپڑ چھان کر کے کاغذ کا سگریٹ بنا کر جہاں سے خون جاری ہے لگا دیں"۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا اللہ کے فضل سے شفا حاصل ہوئی۔ اور خسر صاحب کو مرتے دم تک یہ بیماری نہ ہوئی۔

مجلس مشاورت کے موقعہ پر عاجز کی رائے کو اکثر سراہتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ "خلافت کا ادب اور احترام تمہارے دل میں بہت ہے"۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور حضور نبی اکرمؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء راشدین اور خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

والدین، بڑے بھائیوں اور سرپرستوں کے لئے قابل توجہ امر

خاکسار نے تفصیل کے ساتھ الفضل کے ذریعہ، امراء اور صدران کے ذریعہ اور بعض خطوط کے ذریعہ جماعت کے ان بزرگوں اور دیگر احباب جن کے بچے، عزیز رشتہ دار یا اقربا بیرون پاکستان گئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی تعمیل میں ایسے افراد جن کے وہ سرپرست ہیں ان کے بارہ میں یہ چیک کرتے رہیں کہ ان کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے اور ان کی مالی قربانی کا معیار کیا ہے۔ اور کیا وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر پوری طرح لبیک کہنے والے ہیں یا ابھی اس میں کمی ہے۔ اس بارہ میں بہت سے احباب نے فوری توجہ دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء جو احباب ابھی اس طرف توجہ نہیں دے سکے اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ پیشتر اس کے کہ اُن کے کسی عزیز میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو اور اُن کو مرکز کی طرف سے ایسی اطلاع ملنے پر دکھ اور شرمندگی ہو۔ براہ کرم فوری طور پر اپنے بچوں، چھوٹے بہن بھائیوں، بھانجے بھتیجوں اور دیگر زیر سرپرستی عزیزوں رشتہ داروں کے بارہ میں علم حاصل کریں کہ وہ دینی معیاروں کے لحاظ سے عبادات کی ادائیگی میں اور اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی اور بنیادی تحریکات میں شمولیت کے لحاظ سے کس حد تک ایک حقیقی احمدی کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں اور جماعتی پروگراموں میں اُن کا تعاون کیسا ہے؟ تا اگر ضرورت ہو تو بروقت آپ مناسب توجہ دلا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ اوّل)

لا کالجدین۔ ولا تطمعوا کل الطمع فی ان تکونوا اغنی الناس رحیب الباع خصیب الرباع۔ ولا تنسوا حظکم من دینکم فلا تعطون ذرۃ من ذالک الشعاع

(مواھب الرحمٰن صفحہ ۹۵)

ترجمہ:۔ اور اس (دنیا) کا (مع اسکی زینتوں کے) قصد اس طرح سے نہ کرو کہ دین سے فارغ ہو کر بیٹھ جاؤ۔ اور اس کو دین کے راستہ میں خادم کے طور پر سمجھو نہ کہ اسکو دوست بناؤ اور یہ حرص نہ کرو کہ تم تمام لوگوں سے امیر بن جاؤ کشادہ ہاتھ اور متمول۔ اور دین میں اپنا حصہ نہ بھول جاؤ کیونکہ اس صورت میں تمہیں ایک ذرہ شعاع کا عطا نہ کیا جائے گا۔

دنیا اور اس کی زینتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دین کو بہر طور دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ اگر خدانخواستہ دین دنیا پر مقدم نہیں تو پھر ایسے انسان کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ العیاذ باللہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے : (منیجر الفضل)

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا ترجمان — ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ

(منیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز شوریٰ کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں آئندہ سال کے لئے بجٹ اور ایجنڈا پیش ہوتا ہے۔ بجٹ اور ایجنڈا کے سلسلہ میں ہر مجلس کو حق حاصل ہے کہ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے اس لئے جملہ مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ تجاویز شوریٰ جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اطفال سائیکل سواروں میں اضافہ کریں!

تمام مجالس اطفال الاحمدیہ اپنی اپنی مجلس میں سائیکل سواروں میں اضافہ کریں۔ نیز امسال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ پر آپ کی مجلس سے زیادہ سے زیادہ اطفال سائیکل سوار آنے چاہئیں۔

(منتظم سائیکل سٹینڈ اطفال الاحمدیہ سالانہ اجتماع)

عناوین تقریری مقابلہ جات معیار صغیر

برموقع سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک (۲) برکاتِ خلافت (۳) سچائی۔ (۴) حضرت بلالؓ (۵) مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

اعلانِ گمشدگی

عزیزم محمود احمد ابن مکرم محمد حنیف صاحب بٹ عرصہ دو ماہ سے گھر سے غائب ہے جس کا حلیہ درج ذیل ہے:۔

رنگ گورا۔ کانوں سے ذرا اونچا سنتا ہے۔ عمر تقریباً ۱۴/۱۵ سال، حتی المقدور تلاش کی کوشش کی گئی مگر تاحال اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا گھر والے بہت پریشان ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی تلاش کے لئے محض اپنے فضل سے کوئی بہتر صورت پیدا فرمائے آمین ثم آمین!

اگر کسی صاحب کو عزیزم محمود احمد کے بارہ میں کوئی علم ہو یا ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا اسے پہنچا دیں۔

پتہ: مکرم محمد حنیف صاحب بٹ چک ۲۱۹ رب گنڈا سنگھ والا ڈاکخانہ غلام محمد آباد ضلع فیصل آباد

(عزیز الرحمٰن شاہد۔ مربی سلسلہ گنڈا سنگھ والا)

درخواست ہائے دعا

- مجھے چند مشکلات درپیش ہیں۔
(بشارت احمد چوہدری ملیر ہالٹ کراچی)

- خاکسار ڈیڑھ ماہ سے آنکھوں کے عارضہ میں مبتلا ہے دائیں آنکھ میں زخم ہو گیا ہے۔
(شریف احمد اشرف۔ مربی سلسلہ چکوال)

- مکرم مرزا مظفر احمد صاحب (حیدر آباد) کا ہاتھ جل گیا تھا جس کی انہیں تکلیف ہے انکی بیگم صاحبہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کے باعث بہت کمزور ہیں
(چوہدری شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

- عزیزم سعید احمد صاحب صراف کی اہلیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز میرے بہنوئی برادرم بنیامین صاحب کا اسلام آباد میں اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔
(محمد احمد صراف۔ قلعہ کالر والہ)

- میری چھوٹی بچی قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے۔
(نذر محمد۔ نواب شاہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

- مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مرحوم شہید فجی کی والدہ محترمہ گزشتہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ مرض شدت اختیار کر گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

نیز میری بچی عطیۃ المجیب گزشتہ کئی ماہ سے بیمار ہے اس کی صحت کاملہ دعا جلد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اہلیہ حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید فجی)

دعائے مغفرت

- مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب کے والد مکرم وہاب الدین صاحب مورخہ ۳۰/۸/۸۳ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں اسی طرح عزیزم مختار احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب آف پکھووال کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بہت کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دو کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (فضل احمد شاہد رکن شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

- محترمہ بیگم امۃ اللہ ادریس صاحبہ وائس پرنسپل۔ کوئین میری کالج لاہور مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۸۳ء کی شام کو ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ محترم شیخ محمد ادریس صاحب ابن حضرت سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر اخبار نور قادیان کی اہلیہ اور مرزا محمد صادق صاحب (فلیمنگ روڈ لاہور) کی صاحبزادی تھیں۔ اگلے دن ۲۲/۸/۸۳ کی صبح احمدیہ مقامی قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مربی صاحب حلقہ ماڈل ٹاؤن نے پڑھائی۔

مرحومہ لیک زمانے میں لجنہ لاہور کی سرگرم کارکن تھیں۔ مرحومہ نے چار لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین! (ناصر احمد خالد مزنگ لاہور)

- مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ولد محمد بخش صاحب آف کروندی ۶ اگست ۱۹۸۳ء کی شب سول ہسپتال نوابشاہ میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۵۰ سال تھی۔ مرحوم انتہائی مخلص احمدی تھے۔ خوش اخلاق، ملنسار خوش اطوار تھے۔ اخلاق و کردار میں بے حد عاجزی اور انکساری تھی۔ اسی شب جسد خاکی کو کروندی لایا گیا اور مقامی قبرستان میں صبح تدفین عمل میں آئی۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم نسیم احمد صاحب شمس مربی سلسلہ قمر آباد نے پڑھائی۔ جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حامی و ناصر و کفیل ہو۔ آمین۔ (محمود احمد ریاض کروندی ضلع خیرپور)

- میری پیاری بچی عزیزہ رفعت آراء بنت چوہدری فیض عالم خان صاحب مرحوم چنگوی مورخہ ۳ اگست بروز بدھ بوقت آٹھ بجے شب ایک حادثہ کی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ رفعت آراء نہایت نیک طینت، صالح، ملنسار اور احمدیت کی شیدائی اور سچی خادمہ دین تھیں۔ حلقہ عزیز آباد کراچی کی جنرل سیکرٹری تھیں۔ اسکول ٹیچر تھیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ دینی کاموں میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں۔ سادہ مزاج۔ پابند صوم و صلوٰۃ، دعا گو اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

میرا پیارا خدا اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دے اور اس کے درجات بلند کرے۔ مرحومہ کے دو بچے ہیں۔ لڑکی فرحت آراء بعمر ۱۳ سال۔ لڑکا محمد عارف بعمر ۸ سال ہے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور انہیں دین و دنیا میں ہر لحاظ سے سربلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین ثم آمین!!

(والدہ رفعت آراء اہلیہ چوہدری فیض عالم خان صاحب چنگوی مرحوم عزیز آباد کراچی)

- عزیزم مکرم شیخ مظفر احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس لاہور جو کہ میری عزیز بھانجی ثریا بیگم صاحبہ کے خاوند اور مکرم خالد سیف اللہ صاحب محلہ دارالصدر کے برادر نسبتی تھے۔ مورخہ ۲۴/۸/۸۳ کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مورخہ ۲۵/۸/۸۳ کو ان کے ورثاء جنازہ ربوہ لائے اور بعد نماز جنازہ جو مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھایا۔ انہیں قبرستان نمبر ۱ میں دفن کیا گیا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ (حبیب الرحمٰن ملک محلہ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولینا عبدالمالک خان صاحب کی وفات پر

"حق تعالیٰ کے شہیدوں میں ہوا اُن کا شمار"

احمدی سارے ہوئے کیوں مضطرب اور بے قرار
طفل و زن پیر و جواں سب ہو گئے ہیں سوگوار
اشک کی جھڑیوں سے دامن ہو گیا ہے تر بتر
تیرِ غم ہر قلبِ مومن کے ہوا ہے آر پار
خود بھی گوہر حضرت گوہرؓ کے فرزند سعید
پیکرِ اخلاقِ حسنہ خوش ادا نیکو شعار
ناظرِ ارشاد و اصلاح، سربسر حسنِ عمل
مالکِ ارض و سما کے بندۂ عالی تبار
چل دیئے از اذنِ ربّ، وہ جانبِ خلدِ بریں
تھی یہی مرضیٔ حق یعنی خدائے کردگار
عاجز ناکارہ اُن کی یاد میں مغموم ہے
صبر کی طاقت عطا کر اے مرے پروردگار
مرگِ عالم مرگِ عالم کی حقیقت کھل گئی
آسماں بھی اُن کی رحلت پر ہوا تھا اشکبار
جان و دل سے تھے فدائی وہ رسول اللہؐ کے
بستۂ دامانِ مہدیؑ و مسیح نامدار
تھی خلافت سے وفا اُن کے لئے فخرِ حیات
اس کی طاعت میں قدم اُن کا رہا تھا استوار
باعمل عالم، مناظر، نکتہ سنج و نکتہ داں
تھے مقررِ خوش بیاں اور پائے کے مضمون نگار
تھے سراپا عاجزی، مسکیں طبع اور خوش خصال
خاندانی جاہ و عزت پر نہ تھا کچھ افتخار
زہد اور تقویٰ میں ان کی زندگی ہے اک مثال
تھے ہر اک کے خیر خواہ اور عابدِ شب زندہ دار
مل گئی اُن کو بہ لطفِ ربِ حیاتِ جاوداں
حق تعالےٰ کے شہیدوں میں ہوا اُن کا شمار
جو ہوا پیدا جہاں میں اس کو لازم موت ہے
اس کا پیالہ ٹل نہیں سکتا کسی سے زینہار
انبیاء و اولیاء ابرار و اقطابِ جہاں
اپنی باری پر چلے اُٹھ کر سوئے دارالقرار
غمزدہ محزوں ہیں ہم لیکن خدا کے حکم پر
ہے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں صبر ہم اختیار
صدقِ دل سے ہے دعا کہ اے خدائے کُن فکاں
رُوح کو اُن کی بلندی کر عطا پروردگار
دیجیو اِن کو جگہ قربِ رسول اللہؐ میں
اُن کے دیں کی راہ میں دی اپنی جاں پروانہ وار
گلشنِ احمدؐ کا ہے تو پاسبان و نگہباں
ہر شجر تیرے ہی سائے میں رہے گا پُر خمار
کاروبارِ صادقاں ہرگز نہ ماند "ناتمام"
لطف سے تیرے رہے گا دیں کا جاری کاروبار
باغِ احمد میں نہ آئے گا کبھی دورِ خزاں
یہ رہے گا سبز اور شاداب تا روزِ شمار
انقلابِ نو کے ہیں آثار پیدا دہر میں
مٹ رہی ہے دہریت اور نورِ حق ہے آشکار

لجنات توجہ فرمائیں

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی شائع شدہ تقریر رسومات کے متعلق اسلامی تعلیم مزید دو ہزار کی تعداد میں شائع کروائی گئی ہے۔ ہر لجنہ کا فرض ہے کہ وہ اسے خرید کر اجلاسوں میں پڑھیں اور اس کے ضروری حصے خواتین کو اچھی طرح ذہن نشین کروائیں شہری لجنات کے علاوہ دیہاتی لجنات بھی اس طرف خصوصی توجہ دیں، کوشش کریں کہ ہر لجنہ کی ہر ممبر یہ کتابچہ ضرور خرید لے۔ کیونکہ موجودہ وقت میں اس کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک یہ کتاب نہیں خریدی وہ جلد خرید لیں۔ کتاب ختم ہونے پر دوبارہ نہیں مل سکے گی۔ ضلعی صدریں اس امر کی طرف خاص توجہ دیں کہ ان کے ضلع کی جملہ لجنات کے ہر گھر میں ایک کتابچہ ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ کتابچہ کی قیمت ۵۰/۲ (اڑھائی روپے) ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اصلاح و ارشاد کی رپورٹ علیحدہ صفحات پر لکھ کر بھجوائیں۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

عناوین مقابلہ مضمون نویسی سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء

۱۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ۔ ۲۔ ذکر الٰہی۔
۳۔ حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے۔ ۴۔ ہمارا اجتماع۔
۵۔ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ

(منتظم علمی مقابلہ جات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ

انصاراللہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع میں تمام مجالس کی نمائندگی / حاضری لازمی ہے۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق محترم امراء صاحبان و صدران جماعت و مربیان کرام سے بھرپور تعاون کے ساتھ جہاں مجالس کی نمائندگی سو فیصد بنائیں وہاں ہر جماعت اور مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کو اس بابرکت اجتماع سے استفادہ کے لئے مرکز میں لائیں۔ پاکستان کی کوئی ایسی مجلس نہیں رہنی چاہیئے جہاں سے کسی فرد نے اجتماع میں شرکت نہ کی ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین سے ایک ضروری التماس

جملہ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اجتماع خدام الاحمدیہ پر زیادہ سے زیادہ خدام کو سائیکلوں پر آنے کی ترغیب دلاتے رہیں اور مسابقت کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(منتظم انتظام سائیکل۔ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہے خلافت تیری نعمت اے خدائے ذوالمنن
اس کی طاعت ہی سے ہم ہوں گے جہاں میں کامگار
تیری خوشنودی کا ذریعہ ہے خلافت سے وفا
دے اطاعت کی ہمیں توفیق اے پروردگار

(سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد اسمٰعیل دیالگڑھی صاحب نے اپنے علم و فضل اور خداداد قوتوں سے حق کا بول بالا کیا

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے مولانا دیال گڑھی مرحوم کی وفات پر قرارداد تعزیت

اراکین مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا یہ غیر معمولی اجلاس سلسلہ کے مخلص اور فدائی مبلغ محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم مولانا صاحب ۱۴ اگست کی رات کو گیارہ بجے ایک طویل علالت کے بعد بعمر ۷۱ سال اپنے مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

مولانا مرحوم نے ۱۹۳۵ء میں تعلیم مکمل کر کے بطور واقفِ زندگی تبلیغی جہاد کے میدان میں قدم رکھا اور سلسلہ کے ایک نامور مقرر اور کامیاب مناظر کے طور پر ابھرے اور بفضلِ اللہ تعالیٰ ۴۸ سال تک سلسلہ عالیہ کی خدمات مجاہدانہ طور پر بجالاتے رہے۔ مولانا مرحوم نے اپنے علم و فضل اور خداداد قوتوں کے باعث مناظروں میں حق کا بول بالا کیا اور تالیف و تصنیف میں بھی قابلِ قدر حصہ لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے سلسلہ عالیہ کے متعدد شعبہ جات میں نمایاں خدمات سرانجام دیں عمر کے آخری حصہ میں باوجود علالت کے آپ بطور انچارج رشتہ ناطہ فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ کے بروشاکر نڈر فدائی کارکن اور خلافت کے جاں نثار خادم تھے۔ ان کی المناک وفات پر ہم اراکینِ مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور مرحوم کے جملہ وارثان خصوصاً ان کی بیگم صاحبہ اور اولاد سے پُرخلوص ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم مولانا صاحب کو جنت الفردوس میں اپنا قربِ خاص عطا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے اور انکی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

احمدیہ جماعت مساکا (یوگنڈا) کا پہلا کامیاب یوم التبلیغ

۱۲۱۔ احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ پادری صاحب سے گفتگو

مساکا (یوگنڈا) سے خالد احمد صاحب شمس اطلاع دیتے ہیں کہ ۵ اگست کو مساکا کی جماعت نے یوم التبلیغ منایا۔ جمعہ کی نماز اور دعا کے بعد دوست مختلف دیہات کو لٹریچر لے کر روانہ ہوئے۔ چھ دیہات میں ستانوے پمفلٹ تقسیم کئے اور ۱۲۱ احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا۔

(۱) مسٹر MASAS - KYANGALE نامی گاؤں کو روانہ ہوئے
(۲) مسٹر BADROO - KISOSO گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے
(۳) مسٹر HAJI KIYANGO - KARUNGOO گاؤں گئے
(۴) مسٹر MAGABA SONGA - BISANJE گاؤں گئے
(۵) مسٹر LATEEF اور مسٹر الیاس نے مساکا شہر میں تبلیغ کی
(۶) نو احمدی مسٹر HASAN نے GWALA گاؤں میں جا کر تبلیغ کی۔

اسی روز مکرم خالد احمد صاحب شمس مبلغ سلسلہ کو معلوم ہوا کہ ڈسٹرکٹ مساکا کے عیسائی فادر GHARS دورہ پر آئے ہیں اور نزدیکی کیتھولک گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہیں۔ یہ اپنے ایک مقامی مبلغ عیسیٰ عبدو کو میاکے ساتھ وہاں گئے اور پادری صاحب سے ملاقات کے لئے اطلاع بھجوائی۔ پادری صاحب ملاقات کے کمرہ میں آ گئے۔ خالد شمس صاحب نے تعارف کے بعد بائبل کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بارہ میں متعدد حوالہ جات پیش کئے۔ پادری صاحب نے جواب دیا۔ اس سے مراد عیسیٰ طاقت ہے کوئی آدمی نہیں۔ جب اعمال ۳/۲۲ کا حوالہ پیش کیا گیا کہ اس میں پیغمبر کے الفاظ ہیں۔ اس پر پادری صاحب لاجواب ہو گئے اور کہا۔ میرا وقت ختم ہو گیا۔ مجھے میٹنگ میں جانا ہے

مکرم خالد احمد صاحب شمس احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان ممالک کو اسلام کی روشنی سے منور فرمائے۔

(وکالت تبشیر)

لجناتِ ضلع سرگودھا متوجہ ہوں!

لجنہ ضلع سرگودھا کی سالانہ ضلعوار میٹنگ ۱۱ ستمبر بروز اتوار ۹ بجے صبح بمقام رہائش گاہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب C-25/ سٹیلائٹ ٹاؤن نزد ریلوے پل منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ

اس اعلان کے ذریعہ شہر و دیہات کی صدروں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ ضرور اپنی سیکرٹریوں کے ہمراہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں اور کاپی پنسل بھی ساتھ لائیں۔

نیز جن لجنات کے چندہ جات بقایا ہیں۔ لازماً اس تاریخ تک وہ وصول کر کے رقم ہمراہ لے کر آئیں۔

(بیگم ڈاکٹر عبداللطیف صدر لجنہ ضلع سرگودھا)

ہر احمدی ضرور وقفِ عارضی میں شامل ہو

مربیانِ کرام و عہدیداران جماعت خصوصی تحریک فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء صـ۵)

حضورؒ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وقفِ عارضی کی اس سنایت بھی مبارک اور مفید تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ (تعلیم القرآن)

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تقریر فرمودہ بر موقع جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۸۲ء کتابچہ کی صورت میں شائع کروائی ہے۔ ہر لجنہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے شہر یا قصبہ کے گھروں کی تعداد کے مطابق منگوالیں اور ہر گھر میں تقسیم کریں۔ یہ کتابچہ اجلاسوں میں بھی بار بار سنایا جائے اور خصوصاً بچیوں کو ضرور پڑھوایا جائے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کی جائے۔ یہ کتابچہ مفت تقسیم کیا جائے مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ ضائع بالکل نہ کیا جائے

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں!

جن مجالس نے مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ کے حل شدہ پرچہ جات مرکز میں نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ!

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زیدکا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
۱۵-۱۶ ستمبر کو حاضر ہونگے۔
مینیجر: مشہور دواخانہ چوک داتہ زیدکا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ